بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۲۸ رجب ۱۴۰۰ھ ۱۲ احسان ۱۳۵۹ہش ۱۲ جون ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۳۳

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۱ احسان/جون سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں ۵ جون کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت ویسی ہی ہے

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد مکمل صحت عطا کرے۔ آپ کو غلبۂ دین خاتم الانبیاء کی خاطر دن رات بدستور کام کرتے رہنے کی توفیق دے۔ آپ کے عالمگیر منصوبوں کو روح القدس کی تائیدات سے نوازے۔ اور آپ کا ہر گام ہر حامی و ناصر ہو۔ آمین

۔ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے بدستور ویسی ہی ہے۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل دے۔ اور برکت وسعادت والی لمبی عمر عطا کرے آمین

۔ میرے والد محترم ملک غلام احمد صاحب ارشد کی کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے فریکچر ہوگئی ہے۔ اور مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا سی ایم ایچ جہلم میں گردہ کا اپریشن ہوا ہے۔ ہر دو کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملک منصور احمد عمر شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ گجرات

ایم ایس سی اصحاب کے لئے تربیتی کورس

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس نصرت جہاں ربوہ ایک تربیتی کورس کا انتظام ۲۳ جولائی سے ۸ جولائی ۱۹۸۰ء تک کر رہی ہے ایم، ایس سی اصحاب جنہوں نے نصرت جہاں پروگرام کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اس میں حصہ لیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

انسان ایمان اور عمل صالح کے باوجود استقامت اور کامل ترقی کا محتاج ہے

استقامت سے مراد ایسا ایمان ہے جو دل میں رچ جائے کہ کسی ابتلاء کے وقت ٹھوکر نہ کھاویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد باری تعالیٰ

الٓمّٓ ۞ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۞ (البقرہ ۲-۳)

ترجمہ:۔ الٓمّٓ ۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"…. ان آیات سے یہ تو معلوم ہوا کہ نجات بغیر نبی کریمؐ پر ایمان لانے اور اس کی ہدایات نماز وغیرہ کے بجا لانے کے نہیں مل سکتی …… مگر یہ عقدہ قابل حل رہا کہ جبکہ وہ لوگ ایسے راستباز ہیں کہ پوشیدہ خدا پر ایمان لاتے اور نماز بھی ادا کرتے اور روزہ بھی رکھتے ہیں اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں کچھ دیتے ہیں اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں پر ایمان بھی رکھتے ہیں تو پھر یہ فرمانا کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنی ان کو یہ کتاب ہدایت دے گی۔ اس کے کیا معنے ہیں۔ وہ تو ان سب باتوں کو بجا لا کر پہلے ہی سے ہدایت یافتہ ہیں اور حاصل شدہ کو حاصل کرانا یہ تو ایک امر عبث معلوم ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ باوجود ایمان اور عمل صالح کے کامل استقامت اور کامل ترقی کے محتاج ہیں جس کی راہنمائی صرف خدا ہی کرتا ہے انسانی کوشش کا اس میں دخل نہیں۔ استقامت سے مراد یہ ہے کہ ایسا ایمان دل میں رچ جائے کہ کسی ابتلاء کے وقت ٹھوکر نہ کھاویں اور ایسے طرز اور ایسے طور پر اعمال صالحہ صادر ہوں کہ ان میں لذت پیدا ہو اور مشقت اور تلخی محسوس نہ ہو اور ان کے بغیر جی ہی نہ سکیں۔ گویا وہ اعمال روح کی غذا ہو جائیں اور اس کی روٹی بن جائیں اور اس کا آب شیریں بن جائیں کہ بغیر اس کے زندہ نہ رہ سکیں غرض استقامت کے بارے میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں جن کو انسان محض اپنی سعی سے پیدا نہیں کر سکتا بلکہ جیسا کہ روح خدا کی طرف سے فیضان ہوتا ہے وہ فوق العادت استقامت بھی خدا کی طرف سے پیدا ہو جاتی ہے۔" (تفسیر سورۃ بقرہ ص۸)

آنکھوں کا علاج کرانے والے توجہ کریں

آجکل گرمی کی وجہ سے کلینک ہفتہ میں دو دن یعنی جمعرات اور جمعہ کو بند ہوتا ہے اور ۱۵ ستمبر تک اسی طرح رہے گا۔ بعض اوقات ربوہ کے مریضوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے ان کو وقت کا سامنا ہوتا ہے بقیہ دنوں میں صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک اور شام کو ۵ بجے سے ۷ بجے تک کھلا رہتا ہے لیے احباب کے لئے جو فیس نہ دے سکتے ہوں اتوار کا دن مقرر ہے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مرزا مبشر احمد ۔ ۵ ڈیوس روڈ ۔ لاہور

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ رجب ۱۴۰۰ ھ
۱۴ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دَورے کا مقصد - اشاعتِ قرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیس مئی ۱۹۸۰ء کو اسلام آباد کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے جہاں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ اس سال بیرونی ممالک کے دَورے پر جا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دورے کا مقصد کیا ہے؟ حضور نے فرمایا :-

"دُعا کریں کہ یہ دَورہ اس معنی میں کامیاب ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہام ہوا یہ بتایا گیا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ ہر قسم کی بھلائی۔ خیر اور خوشحالی کا سامان قرآن کریم میں ہے۔ اسی سے حاصل کرنا چاہیئے" (الفضل ۷ جون ۱۹۸۰ء صفحہ ۳)

دنیا کے اکثر لوگ جب اپنے ملک سے باہر جاتے ہیں تو ان کے نزدیک سیر سپاٹا، تفریح اور گھومنا پھرنا سرِ فہرست ہوتا ہے اس کے بعد کسی کام کا نمبر آتا ہے۔ ہر چھ ماہ بعد اپنے کاروباری کاموں کے لئے باہر جانے والے بھی سیر و تفریح کو نمایاں ترین جگہ دیتے ہیں۔ اور انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی تفریح اور لطف میں کوئی بات حارج نہ ہو جائے۔ اور اس مقصد کے لئے پیسے، وقت اور معلومات کا حصول اپنے ملک سے ہی شروع کر دیتے ہیں۔ مگر اللہ والوں کی دُنیا ہی دوسری ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت اقدس کی عمر مبارک اس وقت ستّر سال سے متجاوز ہے۔ دو ڈھائی ماہ قبل بیماری کا ایک سخت حملہ ہو چکا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اشاعت حق کی تڑپ ہے کہ اس کی گرمی اور تپش میں کوئی کمی نہیں۔ جسم ساتھ نہیں دیتا مگر روح ہر لحظہ متحرک ہے۔ مضطرب ہے بے قرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب کا چرچا دور سے دور تک ہو زیادہ سے زیادہ لوگ اس کتاب سے ہدایت پائیں اور اپنے دکھ درد کا مداوا اس کتاب سے حاصل کریں خدا کا قائم کردہ یہ خلیفہ اپنی تمام تر ناتوانی کے باوجود مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام دنیا کو سُنانے کے لئے ہزاروں میل کا سفر کر رہا ہے کہ:-

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سُنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں"

(کتاب البریۃ صفحہ ۶۵)

ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس دورے کا مقصد قرآنی تعلیم کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ حضور دنیا بھر کو یہ بتانے جا رہے ہیں کہ دُنیا بھر کی کتب کی سردار کتاب قرآن مجید ہے۔ دنیا بھر کے دکھوں کا علاج اس کتاب میں ہے۔ دنیا بھر کے مسائل اور کائنات کے پیچیدہ اور لاینحل مسائل کی گتھیاں اس کتاب سے حل کی جا سکتی ہیں۔ آپ نے اپنے دَورے کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ:-

"جب ہم باہر جائیں تو دنیا کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو جائیں اور کم از کم ایک حصّہ کو تو یہ تحریک ہو جائے کہ اِدھر اُدھر کی کوششوں اور تدبیروں کی بجائے وہ قرآن کریم کی طرف رجوع کرے"

(الفضل ۷ جون ۱۹۸۰ء)

اس وقت دنیا کے حالات پر ادنیٰ سا بھی تدبر کیا جائے تو فکر و پریشانی کی ایک لہر سارے جسم کا احاطہ کر لیتی ہے اور دنیا کی خوفناک صورت حال ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ساری دنیا بارود کے ڈھیر پر بیٹھی ہو -!! اس مایوس کُن صورت حال میں پناہ کی جگہ کونسی ہے؟ اپنے مسائل کا حل کہاں سے تلاش کیا جائے؟ سکون کہاں ملے گا؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے۔ قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کبھی فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۲)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت بیان کرتے ہوئے اپنے خطبہ میں مزید فرمایا کہ:-

"وہ دنیا جو آج قرآن کریم کی عظمت کو پہچانتی نہیں اور دنیا والے اپنے جن مسائل کا حل اپنی تدبیر سے کر نہیں سکے انہیں وہ قرآن کریم سے حاصل کرنے کی کامیاب کوشش کریں" (الفضل ۷ جون ۱۹۸۰ء)

اسی بات کی وضاحت کرنے کے لئے حضور یہ دَورہ کر رہے ہیں تا کہ وہ دنیا جو قرآن کریم کی حقیقی عظمتوں سے لاعلم ہے وہ اس پاک کتاب کی بلندیوں تک رسائی حاصل کر سکے اور اپنے مسائل کے حل کے لئے اسی کتاب کو رہنما بنا سکے۔ حضور کے دورے کا مقصد قرآن کریم کا پرچم بلند کرنا اور اسے ہر دل میں گاڑنا ہے تا کہ ہر دل اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت کا وہ پیالہ پی سکے جو کہ ازلی اور ابدی سکون کی بنیاد ہے اور جس کے ذریعہ سے ہر زمانہ کے انسان کے دکھوں کا حل اور ہر زمانے کے مسائل کا حل ممکن ہے۔ قرآن کریم کی یہی زبردست خوبی ہے کہ ہر وقت کی مناسبت سے اس کے پہلو دار معارف حاصل ہوتے رہتے ہیں اور اس کے حقائق و دقائق علمی کا زبردست خزانہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پُر اثر اور متاثر کن پیرایہ میں اس نقطے پر نہایت جامعیت سے روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے ......

اے بندگان خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے ...... قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک ہیگ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مکرم مولوی اللہ بخش صاحب صادق ، مبلغ ہالینڈ

"تاریخ عالم میں ۱۲ ربیع الاوّل وہ دن ہے جب اس کائنات کا مقصود و مطلوب عالم وجود میں آیا۔ خدا تعالیٰ نے صفت رحمت سے رحمۃ للعالمینؐ کو پیدا کیا۔ وہ وقت جبکہ تاریکی نے بحر و بر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ خدا جو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس نے اپنے فضل سے ایک نور نازل کیا۔ فرمایا:۔

"اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا"
(النساء: ۱۷۵)

یعنی ہم نے ایسا نور اتارا ہے جو بیّن بھی ہے اور تاریکیوں کو دنیا سے دور کر دے گا۔

اگر یہ نور دنیا میں نہ آتا تو دنیا ہدایت سے بے نصیب، فسق و فجور کی ظلمات میں بھٹکتی چلی جاتی اور اسے راہِ نجات دکھائی نہیں دیتی۔

"وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ"
(النور: ۴۱)

سچ ہے جسے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے نور عطا نہ فرمائے وہ روشنی کہاں سے حاصل کرے گا۔

خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ پرتو نورِ مجسّم دُرِّ یتیم فخرِ دو عالم سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ایک بیوہ حضرت آمنہؓ کے گھر ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے جو خود نور تھے اور جنہیں کتاب بھی وہ عطا ہوئی جو ہدایت اور نور تھی۔ اسی دن کی یاد میں سارا عالم اسلام

"وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ"
(ابراہیم: ۶)

کی تعمیل میں مختلف تقاریب منعقد کرتا ہے۔ اسی برکتوں سے معمور دن کی یاد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ نے بھی جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا پروگرام بنایا۔ یوں بھی یورپ جو روحانی اور اخلاقی لحاظ سے انتہائی تاریکیوں میں پڑا ہے اور ظلمات بعضہا فوق بعض کا عالم ہے یہاں اس نور کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آجائے جب روحانی لحاظ سے یہ تاریک قطعۂ ارض روشن و منور ہو۔

احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ نے اس تقریب سعید کے منانے کے لئے ۳ر فروری ۱۹۸۰ء اتوار کا دن مقرر کیا۔ اپنوں اور غیروں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ چنانچہ خدا کے فضل سے یہ تقریب یعنی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک میں منائی گئی جس میں اپنے بھی شامل ہوئے اور وہ غیر بھی شامل ہوئے جو آج بظاہر غیر ہیں مگر خدا کی رحمت سے توقع رکھتے ہیں کہ کل کو وہ اپنوں میں آ ہی شامل ہوں گے۔ رحمۃ للعالمینؐ کی رحمت اپنوں کے لئے بھی ہے۔ ان کے لئے بھی ہے اور ساری مخلوق کے لئے ہے۔ پس اپنا حصّہ یہ لوگ بھی اس رحمت سے لیں گے وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز۔

کارروائی جلسہ سیرۃ النبیؐ:

۳ر فروری بروز اتوار ایک بجے نماز ظہر کے بعد جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو برادرم مکرم ناصر احمد صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد خاکسار نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی کہ ایک مقصد اس جلسہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور سیرۃ کا تذکرہ کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا ہے اور دوسری غرض اس بات کی کوشش کرنا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضور کے اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔

سب سے پہلی تقریر ہمارے ڈچ دوست برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب فرہاخن کی تھی۔ آپ کا موضوع تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئیاں۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب استثناء باب ۱۸ والی مشہور پیشگوئی بیان کی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ:۔

"خداوند تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا...... الخ"

مکرم عبدالعزیز صاحب نے قرآن مجید کی آیات بطور شواہد پیش کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس پیشگوئی کی مصداق صرف اور صرف حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ یہ پیشگوئی اپنے اندر ایسی تفصیل رکھتی ہے کہ اسے کسی بھی اور نبی پر چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مصداق کسی صورت نہیں ہو سکتے۔ ہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ تھے جو بنو اسماعیل میں پیدا ہوئے جو بنی اسحاق کے بھائی تھے۔ حضور ہی تو تھے جنہوں نے موسیٰ کی مانند رسول ہونے کا دعویٰ کیا:۔

"اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

کہ ہم نے تمہاری طرف اسی طرح رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

حضرت محمد رسول اللہؐ نے ہی دنیا کو وہ کتاب پیش کی جس کی سورتوں کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی خدا کے نام سے ہوتی ہے۔ پس یہ علامت جو پیشگوئی میں بیان کی گئی تھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ روحانی ارتقاء کی وہ آخری کڑی جس کی موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تھی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ ہستی ہیں جن کی شریعت کے بارہ میں اعلان کیا گیا:۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ"

کہ تم پر دین کی تکمیل کر دی گئی ہے اور نعمت کا اتمام کیا گیا۔

گویا وہ پیشگوئی کہ ساری سچائیاں اس کو بتائی جائیں گی اس میں آپ ہی کا وجود باجود مراد تھا۔

پس آپ ہی ہیں جو گزشتہ صحیفوں اور انبیاء کی پیشگوئیوں کے مصدّق اور مصداق ہیں اور مبارک ہے وہ جو اس موعود نبی پر ایمان لا کر جاودانی زندگی حاصل کرنے کی سعی کرے۔

دوسری تقریر برادرم مکرم ناصر احمد صاحب شمس کی تھی۔ آپ نے "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر اخلاق فاضلہ دکھلائے یہاں تک کہ خدا نے عرش سے فرمایا کہ:۔

"اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے اخلاق نہایت ہی عظیم ہیں"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وہ ذات بابرکات ہے جس نے اخلاق کی تکمیل کی۔ جیسا کہ آپ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ"

کہ میری بعثت کی غرض اخلاق کریمانہ کی تکمیل ہے۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس نبی امّی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق فاضلہ دکھائے جو کوئی اور بشر نہ دکھا سکا۔ یہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ ہی تو تھے جس کے نتیجہ میں دشمنوں کے قلوب میں آپؐ کی محبت اور عشق بھر گیا۔ ہاں یہ آپؐ کا وجود باجود ہے جن کے اخلاق کی پیروی میں وحشی انسان بنے، اور پھر انسان سے باخدا انسان اور باخدا سے خدا نما انسان بن گئے۔

آخر میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف اخلاق فاضلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر خلق میں شان کاملیت رکھتے ہیں اور آپ اس میدان میں بھی یکتا و بے مثل ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تیسری تقریر مکرم عمر ہاڈ برغت صاحب کی تھی۔ آپ ڈچ مسلمان ہیں اور آپ کی ساری دلچسپی مسجد کے ساتھ ہے۔ مسلمان ہونے پر عزیز و اقارب کے ساتھ زیادہ رابطہ نہ رہا۔ وہ ملک جس میں پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے۔ بچپن اور جوانی گذاری اور پھر بڑھاپے میں قدم رکھا۔ یہاں سینکڑوں جاننے والے ہوں گے۔ کچھ بچپن کے ہم مکتب کچھ محلّے اور شہر کے ساتھی اور دیگر واقف کار مگر اس خدا کے بندے کا یہ عالم ہے کہ اب اس کا ساتھی بھی اسلام ہے اور دوست بھی اسلام۔ گزشتہ سال عید الفطر کی بات ہے جب مشن کی طرف سے دعوت نامے بھجوائے جا رہے تھے تو خاکسار نے اس مخلص اور فدائی احمدی سے کہا کہ برادر عمر آپ اگر چاہیں تو کسی عزیز یا دوست کو دعوت نامہ بھجوا دیں۔ کہنے لگے "میرے عزیز ہیں مگر میرا ان کے ہاں آنا جانا نہیں اور میرا کوئی دوست نہیں" اس پر خاکسار نے عرض کیا۔

"برادر یوں نہ کہو ہم سب آپ کے دوست اور بھائی ہیں۔"

کہنے لگے۔ "ہاں یہ تو ٹھیک ہے میں مسجد سے باہر کی بات کر رہا ہوں۔"

ان کی تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ" آپ نے "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف حالات میں سے گزارا اور آپ نے ہر انسان کے لئے بہترین نمونہ قائم کیا۔ آپ کا بچپن بچوں کے لئے نمونہ ہے۔ پاکیزہ جوانی جوانوں کے لئے اور مقدس اور فعال بڑھاپا بوڑھوں کے لئے۔ آپ ایک عابد بھی تھے اور سپاہی بھی۔ آپ نے دوسروں کی ملازمت بھی کی۔ اور سب پر بادشاہت بھی۔ آپ نے امن کا زمانہ بھی دیکھا اور جنگ کا بھی۔ دشمنوں کی تکالیف بھی جھیلیں اور دوستوں کی فدائیت بھی دیکھی۔ آپ خاوند بھی تھے اور باپ بھی۔ آپ کی اولاد فوت ہوئی اور آپ نے صبر کیا جو اولاد بڑی ہوئی ان کی احسن رنگ میں تربیت کی۔

آپ نے اپنے دوستوں کے ساتھ خواہ وہ بڑے تھے یا چھوٹے۔ غریب تھے یا امیر بڑے پیار اور محبت کا سلوک کیا۔ دشمن، خون کے پیاسے دشمن۔ آپ کے ساتھیوں کے قاتل دشمن۔ مکہ سے نکال کر مدینہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دینے والے دشمن، جب فتح مکہ کے موقع پر پیش ہوئے تو:۔

"لا تثریب علیکم
الیوم فاذھبوا انتم
الطلقاء"

کہتے ہوئے آپ نے بے مثال عفو کا نمونہ قائم کیا۔ جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں

غرض آپ نے کامل اور لاثانی اسوہ دکھایا ایسا کہ اگر کوئی بھی پیروی کرے تو کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرتے ہوئے اپنے رب کریم کا پیار حاصل کرتے۔

"قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ۔"

چوتھی تقریر برادرم مکرم عبدالحمید صاحب نان دی سیلڈن (S/D Seldon) کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خطوط بادشاہوں کے نام" آپ نے اپنی تقریر میں حضور کے مختلف تبلیغی خطوط کا اجمالاً ذکر کیا۔ جبکہ قیصر روم ہرقل کے نام خط پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بادشاہ کے سوالات اور ان کے جوابات بیان کر کے بادشاہ کے تاثرات بتائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام پھیلانے کے لئے ہرگز تلوار کا استعمال نہیں کیا۔ اسلام کے پھیلانے کے لئے آپ نے جس ہتھیار کا استعمال فرمایا۔ وہ اسلام کی خوبیاں اور حسن ہے جو آپ نے دوسروں کو تبلیغ کرتے ہوئے بتایا کرتے تھے اور یہی وہ واحد روحانی تلوار ہے جو آج جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے، اور اسی کے ذریعہ قلوب انسانی کو اسلام کے محاسن اور پرامن اور پیاری تعلیم کے ذریعہ جیتا جا رہا ہے۔

پانچویں تقریر ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم پروفیسر جناب ڈاکٹر اے ایم براؤن کی تھی۔ عنوان تھا۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں میرے تاثرات" پروفیسر صاحب موصوف تاریخ، ریاضی، اور اسیری اور بابلی کلچر کے پروفیسر ہیں۔ یونیسکو کے تحت کچھ وقت بغداد یونیورسٹی میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ قیام بغداد کے دوران بعض پرانے بابلی کتبات کا ترجمہ بھی کیا جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے نہایت عمدہ نمونہ اخلاق دکھایا۔ آپ کے اخلاق حسنہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ باوجود اس سال گزرنے کے آپ کے ماننے والوں میں اعلیٰ اخلاق پائے جاتے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے بعض ذاتی تجربات کا بھی ذکر کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد برادرم مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔

آخری تقریر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم پر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ محمد کا مطلب ہے تعریف کیا گیا اور اس نام میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کا حسن اور احسان قابل تعریف ہوگا۔ آپ کے اخلاق اور آپ کا اپنوں اور غیروں سے سلوک قابل رشک ہوگا۔ آپ کی کتاب اور تعلیم اور آپ کی وہ خدمت جو آپ نے بنی نوع انسانی کی ادا کی سب کے قابل ستائش ہونے کے بارہ میں آپ کے اسم مبارک میں پیشگوئی موجود تھی۔

آپ کے حسن کے بارہ میں حضرت ثمرہ بن جندب رض کا بیان ہے کہ ایک رات چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چادر اوڑھے ہوئے۔ صحابہ میں جلوہ افروز تھے۔ اس صحابی کی نظر ایک طرف چاند کے حسن پر پڑی اور دوسری طرف آمنہ کے لال پر۔ پھر لگے موازنہ کرنے کہ کون زیادہ خوبصورت ہے اور جو فیصلہ انہوں نے کیا اسے خدا کی قسم کھا کر بیان کیا کہ:۔

"خدا کی قسم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم مجھے چاند
سے زیادہ خوب صورت
نظر آ رہے تھے۔"

اور یہ ہے بھی ایک حقیقت:

"حسن روشنی بہ زمانہ و آفتاب
خاک کو چشش نہ مشک عنبر ہے"

حضرت حسان رض جو دربار نبوی کے مشہور شاعر ہیں۔ آپ کا حسن یوں بیان فرماتے ہیں:۔

خلقت من کل عیب مبرءا
کانک قد خلقت کما تشاء
واحسن منک لم تر قط عینی
وافضل منک لم تلد النساء

یا رسول اللہ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے آپ کو اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیا گیا۔ آپ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ آپ سے بہتر کسی ماں نے کبھی کوئی بچہ جنا۔

آپ کو ظاہری اور باطنی حسن عطا ہوا تھا۔ اہل مکہ نے آپ کے حسن کے بیان کرتے ہوئے آپ کو صادق اور امین کے لقب دیئے۔ ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی جھلک جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیکھی تو آپ کے حسن کے گیت گاتے ہوئے کہا:۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔ اس کا سر ایسا ہے جیسا چوکھا سونا۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوّے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھی ہیں اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مُر ٹپکتا ہے اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے ہوں۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا ہے۔ جس پر نیلم کے گل بنے ہوں۔ اس کے پیر ایسے ہیں جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کی قامت لبنان کی سی۔ وہ خوبی میں رشک سرو ہے اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے۔"

(غزل الغزلات: ۵: ۱۰ تا ۱۶)

پھر محمد نام میں یہ بھی پیشگوئی تھی۔ کہ آپ کی بہت تعریف کی جائے گی اور آپ سے بہت محبت کی جائے گی۔ چنانچہ جس طرح آپ کی تعریف کی گئی اور کی جا رہی ہے اور جیسے آپ کے ماننے والوں نے آپ سے محبت کی اور محبت کرتے چلے جا رہے ہیں اس کی مثال کسی اور شخص میں نہیں ملتی۔ آپ کی محبت صحابہ رض میں عشق کی حد تک تھی یہی تو وجہ تھی کہ وہ اپنا سب کچھ آپ پر نثار کرتے تھے۔ آپ جس طرح پہلے محبوب تھے اسی طرح آج بھی ہیں، جس طرح آپ کے عاشق اور آپ پر قربان ہونے والے پہلے تھے آج بھی ہیں۔ چنانچہ دنیا کے اس مادی دور میں آپ پر چودہ سو سال بعد آپ کے ایک عاشق صادق مسیح موعود (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۵۲ سال پہلے ۱۲ر جون ۱۹۲۸ء

سیرت النبی کا دن منانے کیلئے الفضل کے تاریخی خاتم النبیین نمبر کی اشاعت

۶۲ صفحات پر مشتمل نمبر میں غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے بھی سیرت نبویؐ پر مضامین لکھے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عشق نبی پاک صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کا ایک تاریخی اور یادگار مظاہرہ آج سے ۵۲ سال قبل ہوا جب کہ حضور کے ارشاد پر ہندوستان بھر کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں ۱۷ر جون کو جلسہ ہائے سیرۃ النبی کا انعقاد کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں برصغیر میں سیرت النبی کے جلسوں کی وہ تاریخی روایت پڑی جو کہ آج بھی جاری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ دن منانے کے لئے زبردست تیاری فرمائی اس میں ایک اہم حصہ اس دن کی علمی تیاری تھی اس سلسلے میں جن مقررین حضرات نے مختلف شہروں میں عشق نبوی میں ڈوب کر تقاریر کرنی تھیں ان کی راہنمائی کے لئے حضور نے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا جنہوں نے اس مقصد کے لئے نوٹس تیار کروائے اور جلسوں کی آمد سے قبل طبع کروا دیئے یہ نوٹس پانچ ہزار کی تعداد میں تیار کئے گئے اور ہندوستان کے طول و عرض میں لیکچر دینے والے احمدی اور غیر احمدی حضرات کو بھیج دیئے گئے۔ انہی جلسوں کی تیاری اور لیکچراروں کی مدد اور راہنمائی کے لئے حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا ترجمان اخبار الفضل جو کہ اس وقت ہفتہ میں تین دن چھپتا تھا ایک ضخیم خاتم النبیین نمبر نکالے چنانچہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب ایسے کہنہ مشق، دور اور قابل ایڈیٹر کی ادارت میں یہ دن منانے سے قبل یعنی آج سے ٹھیک ۵۲ سال قبل آج ہی کے دن ۱۳ر جون ۱۹۲۸ء کو الفضل نے ۶۲ صفحات پر مشتمل ایک تاریخی یادگار اور ضخیم نمبر شائع کیا۔

اس نمبر کی شاندار خصوصیت یہ تھی کہ اس کا اداریہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قلم مبارک سے تحریر تھا۔ اس کے علاوہ اس میں ممتاز بزرگان سلسلہ کے علاوہ بعض مشہور غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم احباب کے بھی مضامین شامل تھے اس کے علاوہ اس نمبر کی خاص خصوصیت احمدی خواتین کے مضامین تھے جن میں سے چند مضمون نگار خواتین کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار، مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب، ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل، سکینۃ النساء بیگم صاحبہ قادیان، المنیم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کیمبل پور، عزیزہ رضیہ صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب، امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب مانڈلے برما، امۃ الحق صاحبہ بنت حضرت حافظ روشن علی صاحب۔

اس نمبر کے مضمون نگاروں میں جماعت احمدیہ کے چوٹی کے نامور اہل قلم حضرات شامل تھے ان میں سے بعض کے اسماء گرامی ملاحظہ ہوں۔ اس سے اس نمبر کے معیار اور عظمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ، حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت مولوی ذوالفقار علی صاحبؓ، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم، حضرت قاضی محمد یوسف صاحب، مولوی عبد الحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دہلی، شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب، حضرت شیخ عبد الرحیم صاحب سابق سردار جگت سنگھ، حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل، قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری، خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل،

اس نمبر کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس میں دو مشہور غیر از جماعت صحافیوں یعنی خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی ایڈیٹر منادی اور حکیم برہم صاحب ایڈیٹر اخبار "مشرق"، گورکھپور نے بھی مضامین لکھے۔ نہ صرف یہ کہ عشق نبی کا دم بھرنے والے احمدی اور غیر احمدی احباب تھے بلکہ عرب کے ریگزار میں توحید کا نعرہ مستانہ بلند کرنے والے محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلّم کے عشق کی آنچ نے غیر مسلموں کو بھی پگھلا دیا چنانچہ اس نمبر میں ایک غیر مسلم اہل قلم لالہ دنی چند صاحب ایڈووکیٹ انبالہ نے بھی مضمون تحریر کیا۔

اخبار "مشرق" کا تبصرہ

یہ نمبر نہایت درجہ کامیاب ہوا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار مشرق گورکھپور نے لکھا۔

"اس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات و واقعات نبوت پر بہت کثرت سے مختلف اوضاع و انواع کے مضامین ہیں اور ہر مضمون پڑھنے کے قابل ہے ایک خصوصیت اس نمبر میں یہ ہے کہ ہندو اصحاب نے بھی اپنے خیالات عالیہ کا اظہار فرمایا ہے جو سب سے بہتر چیز ہندوستان میں بین الاقوام اتحاد پیدا کرنے کی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتوں نے اپنے پیغمبرؐ کے حالات پر بہت کچھ لکھا ہے۔"

(مشرق ۲۱ر جون ۱۹۲۸ء بحوالہ الفضل ۳ر جولائی ۱۹۲۸ء)

اس نمبر کے نہ صرف مضامین لاجواب اور یادگار تھے بلکہ اس میں متعدد نعتیں بھی شامل اشاعت تھیں جن میں سے دو یادگار چیزیں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا نعتیہ کلام "سلام بحضور خیر الانام" اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نظم بعنوان "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" تھیں۔

یہ نمبر نہایت مقبول ہوا اور اخباروں کی اس محدود اشاعت کے دور میں جب کہ چند ہزار اشاعت کسی خوش نصیب کا مقدر سمجھی جاتی تھی یہ ضخیم نمبر سات ہزار کی تعداد میں چھپا اور فوراً ہی ختم ہو گیا جس کے بعد دوستوں کے اشتیاق پر اسے دوبارہ شائع کرایا گیا۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق - ربوہ)

رپورٹ سالانہ لجنات اماء اللہ

لجنات کی رپورٹ سالانہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر امسال بہت تاخیر سے شائع ہو رہی ہے۔ لجنات فوری طور پر آرڈر بھجوا کر رپورٹ منگوا لیں۔

رپورٹ از خود نہیں بھجوائی جائے گی۔ صرف اسی لجنہ کو بھجوائی جائے گی جو خود منگوائے گی۔

آفس سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ ۔ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

۴ رمئی ۱۹۸۰ء کو اس عاجز کی اہلیہ سعیدہ بیگم وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت عمر ۵۷ سال تھی کم و بیش نصف عمر بیماری میں کٹی۔ ذیابیطس بلڈ پریشر اور آخر میں دمہ کا عارضہ۔ اللہ تعالےٰ اسی دنیا میں پاک و صاف کر کے لے گیا۔ مورخہ ۵ رمئی کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہو گئیں۔ اس طرح

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ مغربی افریقہ مرحومہ کے ماموں تھے۔

ان کے دوسرے ماموں میاں محمد بشیر احمد علی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ ہیں۔ انہوں نے لحد میں اتار کر قبر پر دعا کروائی۔ اس طرح مرحومہ کا سفر تمام ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اوّل صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

خدا تعالےٰ اس عاجز کو اور مرحومہ کی اولاد کو صدقہ جاریہ اور دعاؤں کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مرحومہ جتنا عرصہ فیصل آباد میں رہیں لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں تلاوت اور نظم اُن کے ذمہ تھی۔ بڑی خوش الحان تھیں۔ ان کی آواز تلاوت و نظم کی صورت میں محفوظ ہے۔ خدا تعالےٰ اس آواز کو بچوں کی تربیت کا باعث بنائے۔

~ آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اس عاجز کے ساتھ ۴۳ سال کی رفاقت تھی۔

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مجھے اور ہماری اولاد کو اپنی راہوں پہ چلنے کی توفیق عطا کرے۔ خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اسلام اور احمدیت کے جاں نثار ہوں۔ آمین ثم آمین۔

مرحومہ کا مطالعہ وسیع تھا۔ مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے حالات زندگی پر ان کا ایک مضمون مصباح میں شائع ہوا تھا تحریر میں گداز اور جذبہ موجود ہے۔

محمود کی آمین، درثمین سے بڑی خوش الحانی سے پڑھا کرتیں اور اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتیں۔

وفات کے وقت ایک بیٹا اور بیٹی لندن میں تھے۔ ان کو اس محرومی کا بڑا قلق ہے۔ عزیزم وحید الدین لندن میں A.C.C کر رہے ہیں۔

مورخہ ۱۳ رمئی کو لندن کی مسجد فضل میں مرحومہ کا جنازہ غائب ہوا مشرق و مغرب کے احباب نے جس درد مندی سے تعزیت کا اظہار کیا ہے فرداً فرداً جواب نہیں دے پایا ان سب احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں ان کے لئے دعاؤں کا چشمہ دل سے ابلتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ
"اخبار الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کیلئے ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر (۳۰ رجون ۱۹۸۰ء تک) داخلہ کے لئے درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ ۳۰ رجون کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ اس لئے امیدواروں کو چاہیئے کہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع بھی دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ تعالےٰ ۳۱ اگست بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۸۰ء

سال رواں کی دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۲ جون کو ہوگا۔ اس کا نصاب درج ذیل ہے۔

(۱) ترجمہ پارہ ۵ رکوع ۲۰ ربع چہارم
(۲) دافع البلاء (کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
(۳) خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد

جزو ۳ کے لئے ملاحظہ فرمائیے خطبات حضرت امیر المومنین مطبوعہ الفضل ۲۳ راپریل تا ۲۵ رجون ۱۹۶۷ء نیز رسالہ "تعمیر بیت اللہ کے تیئیس عظیم الشان مقاصد"، شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد عنوان مندرجہ بالا کے بارے میں ایک مختصر نوٹ انشاء اللہ ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ جون میں شائع کیا جائے گا۔

تمام اراکین سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں شرکت فرمائیں۔ زعماء / زعماء اعلیٰ نیز ناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ وہ اس بارے میں حسب ضرورت اراکین کو توجہ دلاتے رہیں۔ سہ ماہی اوّل کے امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد سال گذشتہ سے کسی قدر کم رہی۔ اب اس کی تلافی ہو جانی چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان:۔ غزوہ احزاب ۔ حجم:۔ دس ہزار الفاظ

انعامات:۔ اوّل انعام ۷۰۰/- روپے، دوم انعام ۵۰۰/- روپے سوم انعام ۳۰۰/- روپے۔

آخری تاریخ وصولی ۔ ۳۱ رجولائی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ۔ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انیس سالہ اسناد خوشنودی برائے مجاہدین تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اول جو دور ثانی کے انیس سالوں میں بھی اپنی مالی قربانی کو باحسن طریق پیش کر چکے ہیں۔ اسناد خوشنودی جاری کی جا رہی ہیں۔ ایسے خوش نصیب مجاہدین کی قسط ۲۶ درج ذیل ہے۔

۱۲۷ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب محلہ فیکٹری ایریا ربوہ
" مولانا غلام احمد صاحب فرخ سکھر (مربی سلسلہ)
" چوہدری فتح محمد صاحب ایکسائز انسپکٹر ریٹائرڈ دارالرحمت وسطی ربوہ
مکرمہ عائشہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرحمن صاحب چاہ بھاگووالا
مکرم منشی محمد الدین صاحب پنسال لائیسنی دارالبرکات
" چوہدری فضل کریم صاحب کریم نگر فیصل آباد (میڈیکل پریکٹیشنر)
" شیخ اللہ بخش صاحب " "
" فضل احمد صاحب بزاز " "
مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب بزاز فیصل آباد
مکرم محمد علی صاحب طاہر دھرم پورہ لاہور
" میاں محمد محسن صاحب مرحوم منجانب اہلیہ صاحبہ فیصل آباد
" شیخ غلام محمد صاحب خادم مسجد (جلد ساز) " "
" چوہدری عبدالرحمن صاحب کشمیری " "
" الحاج شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم " "
مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ بیگم میر داؤد احمد صاحب مرحوم
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید دارالفضل ربوہ
مکرمہ استانی برکت بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد رمضان صاحب گجرات
مکرم سید مسعود احمد صاحب بخاری فیصل آباد
" بابو محمد شریف صاحب مرحوم بذریعہ لیفٹیننٹ کرنل سعید صاحب کینیڈا
" مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے خسر مکرمی و محترمی قاضی محمد شفیع عباسی آف گوجرانوالہ حال دارالعلوم غربی ربوہ ۲۵ مئی ۱۹۸۰ء کو بوقت سات بجے شام بعمر ۶۹ سال وفات پا کر مولائے حقیقی سے جا ملے
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت شریف الطبع، کم گو، صابر، صلح پسند اور مخلص احمدی تھے۔ ہر موقع پر جماعت کے وقار کا خیال رکھتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ بحیثیت سکول ماسٹر رہے۔ مالی قربانی میں بشاشت قلب کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔

مرحوم گوجرانوالہ میں جماعتی کاموں اور تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، اپنوں اور غیروں میں دور دور مقبول۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے کہ اہل خاندان یا احباب جماعت میں کوئی جھگڑا یا اختلاف نہ ہو۔ مکرمہ جی صاحبہ (ساس صاحبہ) عزیز بی بی کی وفات کے بعد کچھ عرصہ خاموش رہے۔ بڑے لڑکے نذیر احمد عباسی نے کافی عرصہ گوجرانوالہ میں اپنے پاس رکھا مگر ان کا ارادہ تھا کہ میں آخری ایام ربوہ مرکز میں گزاروں۔ اپنے بچے مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال کے گھر رہا رہے۔ مگر بدقسمتی سے دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہی بالکل بے بس ہو گئے۔ دن بدن کمزوری بڑھتی گئی۔

آخر وفات سے قبل ایک دن فرمانے لگے۔ بچو بس اب میں زیادہ دن تمہارے پاس نہیں۔ میری خبر لیتے رہنا۔ ان کی چھوٹی بچی نذیر بیگم عباسی جو شیخوپورہ سے آئی ہوئی تھی نے جب یہ سنا اباجی کیا کہہ رہے ہیں گرمی زیادہ ہونے کی وجہ سے اس نے انہیں نہلایا۔ اور کپڑے تبدیل کئے گئے۔

مورخہ ۲۵/۵/۸۰ کو نماز عصر کے بعد فرمانے لگے سو دعا کرو۔ انجام بخیر ہو۔ دعا کرتے کرتے لیٹ گئے اور خاموش ہو گئے عام کا یہ خیال ہوا۔ اباجی آرام کر رہے ہیں۔ آرام کرنے کے دوران شام سات بجے معلوم ہوا اپنے مولا حقیقی سے ان کو بلاوا آیا تھا۔

دوسرے دن ۲۶/۵/۸۰ کو بجائے ۸/۳۰ بجے صبح کیونکہ انکے بچے و بچیاں نہیں آئی ہوئی تھیں عصر کی نماز پر حلقہ مسجد مہدی میں مکرم و محترم قریشی فضل الحق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد از جنازہ کو بزرگوں اور انکے تمام بچوں نے باری باری کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم مولوی احمد علی صاحب (جو کافی عرصہ گوجرانوالہ میں اُن کے ساتھ رہے ہیں) نے کرائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات فرمائے اور ورثا کو صبر جمیل بخشے۔ قارئین کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(چوہدری عبدالعزیز کھوکھر دفتر وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۲:-

جلسہ سیرت النبی

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جن کا نعرہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے بعد میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست ہوں۔ اس نے دوسروں کو بھی اس راہ کی طرف یہ کہہ کر پکارا۔

گر خواہی دلیلے عاشقش باش — محمد ہست برہان محمد

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو اس کے عاشق بن جاؤ کیونکہ محمد کا وجود ہی آپ کی صداقت پر روشن دلیل ہے۔

آخر میں اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور حاضرین جلسہ کی خدمت میں دعوت عصرانہ پیش کی گئی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

خاکسار بعض ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔
(اے ایچ فاروقی۔ پی اینڈ ٹی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور)

(۲) محترم چوہدری عبدالغفور صاحب اسسٹنٹ انجینئر جام شورو کے بیٹے وسیم احمد طاہر نے امسال فرسٹ پروفیشنل M.B.B.S کا امتحان دیا ہے اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(تسلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ر ضلع تھرپارکر)

(۳) دسویں جماعت کے سکینڈ ٹرمینل اگزامینیشن ۲۴ مئی سے شروع ہیں جس میں میرے علاوہ بہت سے احمدی طلباء اور طالبات شامل ہو رہے ہیں۔ احباب کرام ہم سب کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (تسلیم الحق خاں ابن شمس الحق خاں کوئٹہ)

(۴) میں اپنے مکان کے قبضہ کے سلسلہ میں بہت پریشان ہوں۔ اسی پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے
(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس بک سٹال لاہور)

(۵) میرے ماموں محمد سعید صاحب جو اس وقت بیرون ملک بسلسلہ کاروبار مقیم ہیں۔ انہیں چند مشکلات درپیش ہیں۔ ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالحمید بشر خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

(۶) میری اہلیہ محترمہ بشریٰ حمید احسن لمبا عرصہ خشک کھانسی بیمار ہیں اسی طرح میری ہمشیرہ اہلیہ محمود احمد خان صاحب ریلوے انجینئر دو ماہ سے جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں ہر دو کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے (حمید احمد خاں حلقہ سلطان پورہ لاہور)

تعلیمی ترقی کا منصوبہ

ہر احمدی بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نئے تعلیمی منصوبہ کے تحت ہر احمدی بچے کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ اور اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی بچہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک کا امتحان پاس نہ کرے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ہر طالب علم یعنی school going age (سکول جانے والی عمر) کا ہمارا ہر بچہ دسویں سے پہلے تعلیم نہیں چھوڑے گا۔ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جانی چاہیئے جس کا اپنے Age Group کے لحاظ سے کوئی بھی فرد ایسا نہیں ہے جو میٹرک پاس نہیں ہے۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۸۰ء)

تربیت کی اہمیت اور احباب کی ذمہ واری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

"تربیت کے کام کی بنیادی اہمیت اور اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیش نظر ضروری ہے کہ جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلّم مقرر کیا جا سکے۔ پھر کام کی وسعت کے پیش نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے۔ وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی جمع کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں چاہیئے کہ جماعتیں واقفین زندگی بھی پیش کریں۔ اور پہلے سے بڑھ کر اموال بھی۔ اللہ تعالےٰ قربانی کرنے والوں کے نفوس اور اموال میں بہت برکت دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے برادر اصغر عزیزم ملک محمد ایوب صاحب کا نکاح ہمراہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت جلال صاحب ۵۰۰۰ روپے حق مہر کے عوض مولانا عبد المالک خان صاحب نے مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

نذیر احمد 29/11.L ضلع ساہیوال۔ تحصیل چیچہ وطنی

ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۸۰ء کے تیسرے ہفتے میں سپرد ڈاک کیا جائے گا۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

تئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا تئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء / اکتوبر یکم و ۲ نبوت / نومبر ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چچازاد بھائی مکرم محمد ذوق صاحب ابن مکرم چوہدری غلام قادر صاحب آف چک ۸۷ شمالی سرگودھا مورخہ ۲۳ مئی بروز جمعہ میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۲۸ سال تھی۔ ان کا جنازہ آبائی گاؤں لایا گیا۔ جہاں پر مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نہایت خوش طبع۔ مہمان نواز حلیم اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ درجات عطا کرے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں صبر جمیل کی توفیق دے آمین

حسن پرویز باجوہ ایم ایس سی سابق سیکرٹری جنرل احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

خطرناک گرمی

سمر ٹانک SUMMER TONIC کی میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیاں استعمال کریں۔ قیمت ۲ اونس -/۵
ڈاک خرچ و پیکنگ -/۵
کیور ریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
— رجسٹرڈ پاکستان —
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ضرورت نقیب
برائے مسجد احمدیہ شیخوپورہ شہر

ضلع کی مرکزی مسجد کے لئے نقیب کی ضرورت ہے عمر ۲۵ سے ۴۵ سال کے درمیان سائیکل چلانا جانتا ہو۔ نیز پڑھا لکھا ہو اور اخراجات کا حساب کر سکتا ہو اگر پنشن یافتہ معلم ہو تو انکو ترجیح دی جائے گی۔ بشرطیکہ صحت اچھی ہو۔ امیدوار اپنے امیر جماعت کی تصدیق ساتھ لائے۔ ماہوار تنخواہ ۳۰۰ روپے رہائش، پانی، بجلی مفت ہوگی۔ اگر جماعت کے دوستوں کو پڑھا سکے تو مزید اس کے لئے بہتر ہوگا۔

امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

"ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی زمین و جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز

"مومن اسٹیٹس" قریشی مارکیٹ ربوہ

فون نمبر PP-517